Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۶ صفر ۱۴۰۱ھ ۔ ۴ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۴ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۳

چار ذہین طلبا و طالبات کو حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے انعامی تمغوں کی تقسیم

دو ذہین لڑکیوں نے اوّل آنے پر طلائی تمغہ اوّل اور دو لڑکوں نے دوم آنے پر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا

صد سالہ جوبلی اور تعلیمی منصوبہ کے تحت تمغوں کی تقسیم کی تیسری تقریب

(بدھ ۲۷ فتح / دسمبر) سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چار ذہین طلباء و طالبات میں انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائے۔ ان میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔ دو طالبات کو اوّل آنے پر طلائی تمغہ جات اوّل، اور دو طالب علموں کو دوم آنے پر طلائی تمغہ جات دوم دیئے گئے۔ تعلیمی منصوبہ کے تحت جو کہ صد سالہ جوبلی کا ایک ذیلی منصوبہ ہے۔ یہ تیسری تقریب تھی۔ پہلی دو تقاریب ۱۳ جون ۱۹۸۰ء اور ۷ نومبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہو چکی ہیں۔

۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز پہلے حضور ایدہ اللہ نے دن کے گیارہ بجے جلسہ سالانہ خواتین میں اپنے خطاب سے قبل یہ تمغے تقسیم فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے قبل خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جانتی ہیں کہ یہ تعلیمی منصوبہ جو شروع کیا گیا ہے اس کے تحت جماعت کے ذہین بچوں اور بچیوں کی قابلیت پر داد و تحسین کے لئے کچھ تمغے دینے کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق جو طالب علم یا طالبہ بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اوّل دوم سوم آئے گا ان میں سے اوّل اور دوم کو سونے کے تمغے اور سوم کو چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت ہماری دو طالبات ایسی ہیں جنہیں اوّل آنے پر طلائی تمغہ اوّل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی طالبہ عزیزہ امۃ الجمیل بنت ڈاکٹر عبد السمیع خان صاحب کوئٹہ حال لاہور ہیں۔ وہ بلوچستان یونیورسٹی سے بی۔ ایس سی کے امتحان میں ۸۲۴ نمبر حاصل کر کے ساری یونیورسٹی میں اوّل رہی ہیں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انکی قابلیت اور ذہن کو اور بڑھائے اور جلا پیدا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ دوسری طالبہ عزیزہ امۃ الرفاق بنت ڈاکٹر عبد السمیع خان صاحب کوئٹہ حال لاہور ہیں جو کہ بلوچستان بورڈ کے امتحان میں انٹرمیڈیٹ ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں ۸۱۱ نمبر حاصل کر کے طالبات میں اوّل رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے قواعد کے مطابق انہیں بھی طلائی تمغہ اوّل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ ان کو بھی یہ اعزاز مبارک کرے اور ان پر اپنا فضل اور رحمتیں نازل کرتا رہے۔ اور تعلیم میں اور زندگی کے ہر میدان میں انہیں ترقی کرنی نصیب ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اب میں یہ انعامی تمغے ٹرے میں رکھ کر ان بچیوں کے سامنے رکھوں گا وہ باری باری یہ تمغہ لیں گی۔ پھر وہ یہ پسند کریں گی کہ حضور بیگم (حرم محترم حضور ایدہ اللہ) انہیں اپنے ہاتھ سے یہ تمغہ پہنا دیں۔

چنانچہ پہلے عزیزہ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ نے ٹرے میں سے حضور ایدہ اللہ سے تمغہ وصول کیا۔ اور پھر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا سے ان الفاظ میں درخواست کی۔

"میری گزارش ہے کہ آپ مجھے تمغہ پہنائیں"

چنانچہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے اس ذہین طالبہ کو یہ تمغہ پہنایا۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے"

اس کے بعد دوسری بچی عزیزہ مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ نے ٹرے میں سے حضور ایدہ اللہ سے تمغہ وصول کیا اور پھر انہی الفاظ میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا سے گزارش کی جنہوں نے کمال شفقت سے اس ذہین طالبہ کو یہ تمغہ پہنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس طالبہ کو بھی دعا دی کہ

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے" آمین

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ سونے کے تمغوں کے علاوہ دعائیہ فقروں اور اپنے دستخطوں کے ساتھ میں ان طلباء و طالبات کو قرآن کریم (تفسیر صغیر) کے نسخے بھی دونگا حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اس سے پیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

بعد ازاں اسی روز نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھانے کے بعد خطاب فرمانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ جلسہ گاہ میں دو طلباء کو تمغے اور بچیوں کے والد کو اسناد عطا کیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل ناظر تعلیم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے مائیک پر آکر بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کی عظیم الشان تعلیمی سکیم کی ایک اہم شق یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کی کسی بھی جگہ کے بورڈ یا یونیورسٹی میں اوّل دوم سوم آنے والے طلباء و طالبات کو صد سالہ جوبلی فنڈ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تمغہ جات عنایت فرمائیں گے۔ اب تک حضور ایدہ اللہ ۱۳ جون ۱۹۸۰ء اور ۷ نومبر ۱۹۸۰ء کو ہونے والی دو تقاریب میں کل دس تمغے تقسیم فرما چکے ہیں۔ جن میں سے ۷ طلائی تمغے اوّل آنے پر ایک طلائی تمغہ دوم آنے پر اور دو نقرئی تمغے سوم آنے پر عطا کئے گئے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ یکم صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے حقیقی خالق کل ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کو اپنی رحمت و فضل کی چھاؤں میں رکھے۔ آپ کو ہر مشکل اور دکھ سے بچائے۔ اور اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو لمبی عمر عطا کرے آمین

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ر صفر ۱۴۰۱ھ

۴ر صلح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم برکت

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم برکت یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ایسی بظاہر کمزور و بے بضاعت جماعت کو اطراف و جوانب عالم میں جو عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں ہر سال اس جلسہ میں شرکت کرنے والے ڈیڑھ دو لاکھ افراد کو ایک رنگ میں ان کامیابیوں کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کا اول موقع میسر آتا ہے اور یہ مشاہدہ ان کے لئے ازحد ازدیاد ایمان کا موجب بنتا ہے۔

پاکستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے احمدیوں میں سے بیشتر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان میں سے ہر ایک ہزارہا روپیہ خرچ کر کے مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک پہنچے اور وہاں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بارش کی طرح برسنے والے نشانوں اور ان کے انقلاب انگیز اثرات سے براہ راست مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کرے۔ لیکن ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ اس میں شرکت کرنے والے ڈیڑھ دو لاکھ خوش نصیبوں کو اطراف و جوانب عالم میں بارش کی طرح برسنے والے نشانوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عالمگیر انقلاب کے نہایت خوشکن اثرات کی ایک مسحور کن جھلک دکھا کر ان کے دلوں پر وجد کی سی کیفیت طاری کر دیتا ہے۔

اس لحاظ سے ہمارا جلسہ سالانہ خود اپنی ذات میں ہر سال اس امر کے ناقابل تردید ثبوت کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنتا ہے کہ فی الواقعہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ حسب وعدۂ الٰہی زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اگر تبلیغ زمین کے کناروں تک نہ پہنچی ہوتی تو زمین کے کناروں تک سے لوگ شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے کیسے کھنچے چلے آ سکتے۔ عملاً زمین کے کناروں سے لوگوں کا کھنچے چلے آنا اس امر کے ایک بیّن ثبوت کے طور پر ان کے مشاہدہ میں آتا ہے کہ زمین کے کناروں تک تبلیغ پہنچنے کا خدائی وعدہ بحمد اللہ پورا ہو چکا ہے اور اب اس وعدہ کی تکمیل کے خوشکن اثرات ہر روز نئی شان کے ساتھ ظاہر ہو ہو کر ہمارے ایمانوں کو ایک نئی تازگی بخش رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک کی سعید روحیں قبول حق کی سعادت سے مسلسل بہرہ ور ہو رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی ہوتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ یہ دنیا اسلام کے فدائیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں سے آباد نظر آنے لگے گی۔

چنانچہ امسال بھی جب ہمارے ۸۸ ویں (اور پندرھویں صدی ہجری کے پہلے) جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مشرق و مغرب میں بسنے والی اقوام کے نمائندے زمین کے کناروں تک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اور پاکستانی احمدی اپنے افریقی، مصری، یورپی، امریکی، انڈونیشی، ملائی اور فجین بھائیوں کو اپنے اپنے قومی لباسوں میں ملبوس اپنے درمیان چلتے پھرتے دیکھا تو انہوں نے اشتعال شوق کے زیر اثر فرط مسرت سے جھوم جھوم کر ان کے ساتھ مصافحے اور معانقے کئے۔ اور پھر جب جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں انہوں نے ان سب ملکوں کے نمائندوں سے خود انہی کی زبانی ان ملکوں میں کی جانے والی غلبۂ اسلام کی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات کی ایمان افروز تفاصیل سنیں تو ان پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ بالخصوص ۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں جماعت احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کے نمائندے مکرم جناب حنیف بن کیلسن کی پرجوش تقریر کے دوران خود ان کی زبان سے ایک عظیم خوشخبری سن کر سامعین پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔ خود جناب حنیف بن کیلسن کے انگریزی الفاظ کی رو سے وہ خوشخبری یہ تھی (انہوں نے فرمایا):-

"احمدیت کا وہ ننھا سا بیج جو مبلغین کرام (حضرت مولانا عبدالرحیم نیر، حضرت مولانا فضل الرحمٰن حکیم اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم) نے غانا کی زرخیز زمین میں بویا تھا اس سے اُگنے والا پودا بعد میں آنے والے مبلغین اسلام (محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر وغیرہم) کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں اب ایک قوی ہیکل عظیم الشان درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کی شاخیں غانا بھر میں دُور دُور تک پھیل چکی ہیں جن کے ٹھنڈے اور عافیت بخش سائے میں ہر نسل اور علاقے اور قبیلے کے امتیاز کے بغیر مخلوق خدا آرام پا رہی ہے۔ اس سایہ دار رفیع الشان درخت کی جڑیں اتنی گہری اور مضبوط ہیں کہ میں بلاخوف تردید بمسرت آپ تک یہ خوشخبری پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس عظیم درخت کو جڑ سے اکھاڑنا تو کجا روئے زمین کی کوئی طاقت اسے ہلانے اور متزلزل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔"

خود اپنے ایک غانین بھائی کی زبان سے اس خوشکن حقیقت کا سننا تھا کہ جلسہ گاہ میں آخری سروں تک پھیلے ہوئے سامعین فرط مسرت سے جھوم اٹھے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کے احسانات بے پایاں کے اعتراف کے رنگ میں نعرہ ہائے مسرت بلند کرنے لگے۔

اسی پر بس نہیں جناب حنیف بن کیلسن نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ غانا کے تعلق میں وہاں کے لاکھوں احمدیوں کے جذبات محبت و عقیدت کی ترجمانی کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا اس سے غانا کے لاکھوں احمدیوں کے صدق و صفا، اخلاص و وفا اور جذبۂ خدمت و فدائیت کی ایسی دل موہ لینے والی تصویر سامعین کی آنکھوں کے سامنے آئی کہ جس کی رنگینی و لطافت اور دلکشی و رعنائی پر وہ عش عش کر اٹھے اور سرخوشی و طمانیت کے ایک اور ہی عالم میں جا پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ کے حالیہ دورۂ غانا اور اس کے انقلاب انگیز تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا:-

"ہمارے جان و دل سے عزیز روحانی آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ غانا کی تفاصیل اس ملک میں احمدیت کی مضبوطی و استحکام اور اس کی شہرت عام اور بقائے دوام کی آئینہ دار ہیں اور اس حقیقت کے ایک منہ بولتے ثبوت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

روزنامہ الفضل کے لائق و فائق ایڈیٹوریل سٹاف نے جس طرح حضور کے دورۂ غانا کو وسیع پیمانہ پر قلمبند کیا ہے اس سے آپ صاحبان کو حضور کے دورۂ غانا کی کامیابی کی وسعت کا ضرور اندازہ ہوا ہوگا۔ تاہم الفضل نے جس وسعت کے ساتھ اس دورہ کی کامیابی کو قلمبند کر کے آپ تک پہنچایا، اس کی حیثیت اپنی تمام تر وسعت اور پھیلاؤ کے باوجود سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور کے دورہ کی بے اندازہ کامیابی کو الفاظ میں پورے طور پر بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔"

مکرم حنیف کیلسن کی ایمان افروز تقریر کے یہ دو اقتباس ہم نے بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بیرونی ملکوں سے تشریف لانیوالے سب نمائندگان نے اپنے اپنے ملک میں غلبۂ اسلام کے خوشکن آثار سے آگاہ کرتے ہوئے ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔ ان جملہ تقاریر سے مشرق و مغرب میں رونما ہونے والے آسمانی نشانوں اور ان کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آنے والے غلبۂ اسلام کے خوشکن آثار کا خود وہاں کے نمائندگان کی زبانی تذکرہ ڈیڑھ دو لاکھ سامعین کے لئے خود اطراف و جوانب عالم میں رونما ہونے والے آسمانی نشانوں اور وہاں منصۂ شہود پر آنے والے غلبۂ اسلام کے خوشکن آثار کا بچشم خود مشاہدہ کرنے سے کم نہ تھا اور یہ سعادت انہیں اپنے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر میسر آئی۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر جذبات تشکر سے لبریز ہو گئے اور انہوں نے ان بابرکت ایام کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے اس کی تحمید و تمجید اور بالخصوص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرنے میں گزارا اور وہ غلبۂ اسلام کے وعدوں کے بہ تمام و کمال پورا ہونے پر زندہ یقین سے مالا مال ہو کر اور اسکی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کا عہد باندھ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

درخواستِ دُعا

(۱) خاکسار کی چچی محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم منشی نورالدین صاحب خوشنویس پر مورخہ ۱۲/۳۱ کو فالج کا حملہ ہوا ہے جس کا اثر بائیں بازو۔ دائیں ٹانگ اور زبان پر ہے۔ احباب کرام سے کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) جلسہ سالانہ کے بعد خاکسار کے قریباً سب بچے بعارضہ نزلہ زکام اور بخار بیمار ہیں۔ عزیزم محمد احسن اختر جو خاکسار کا سب سے چھوٹا بچہ ہے کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام خاکسار کے سب بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ (محمد ارشد کاتب ربوہ)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ (ناظریت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت باری خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ کے اٹھاسویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے "نصرت باری خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

(سورۃ المومن آیت ۵۲)

حضرات! ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی ہستی پر ایمان لانا سب سے بڑی صداقت کا اقرار کرنا ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نیز اس کی ذات صفات کاملہ سے متصف ہے اور یہ دنیا کا مانا ہوا مسئلہ ہے کہ کسی چیز کی صفات کا تحقق اس کی ذات کے موجود ہونے کی دلیل ہوتا ہے کیونکہ کوئی صفت موصوف کے بغیر پائی ہی نہیں جاسکتی۔ اس مسلّمہ اصل کے ماتحت اگر خدا تعالیٰ کی کسی صفت کا ظہور اس کائنات میں ثابت کر دیا جائے تو خدا تعالیٰ کی ذات کو خود بخود تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

اس وقت میں خدا کی ہستی کے ثبوت میں خدا تعالیٰ کی صفتِ نصرت کو بطور دلیل کے پیش کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ دنیا میں تین قسم کے کام کرتا ہے

اوّل :- خدائی کی حیثیت سے

دوم :- دوست کی حیثیت سے

سوم :- دشمن کی حیثیت سے

جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہیں وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہیں اور جو کام محبین اور محبوبین سے ہوتے ہیں وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے بلکہ دوستی کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے اور صریح دنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کر رہا ہے اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے۔

اس وقت میں خدا کے وہ کام آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو نہ صرف خدائی کی حیثیت سے بلکہ دوستی کی حیثیت سے اس نے اپنے پیاروں کے ساتھ سرانجام دیئے اور ایسے وقت میں خدا نے اپنے دوستوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ تمام دنیا کو ان کا دشمن بنا دیا اور کچھ مدت کیلئے دشمنوں کو ان پر مسلط کیا یہ اس لیے نہیں کہ خدا اپنے دوستوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے یا بے عزت اور ذلیل کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ اس لیے کرتا ہے کہ تا دنیا کو اپنا نشان دکھائے تا شوخ دیدہ مخالفوں کو معلوم ہو کہ انہوں نے دشمنی میں ناخنوں تک زور لگا کر نقصان کیا پہنچایا؟ دشمنوں کی پوری قوت صرف کرنے کے باوجود ہوا یہی کہ خدا کے دوست کامیاب ہوئے نصرت الٰہی ان کی سپر بن گئی۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ خدا کے مامور تنِ تنہا اپنی غربت کے عالم میں خدا سے علم پا کر اپنے غلبے اور فتح یابی کا اعلان کرتے ہیں سنت اللہ کے مطابق ان کی مخالفت ہوتی ہے۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود خدا ان کا معین و مددگار بن جاتا ہے اپنی مدد کا ہاتھ مختلف طریقوں سے لمبا کرتا ہے چنانچہ مذہب کی تاریخ پر طائرانہ نگاہ ڈال کر ہمیں اس حقیقت کو قبول کرنا پڑتا ہے کہ خدا اپنے پیاروں کی نت نئے رنگ میں نصرت فرماتا ہے اور ان کے دشمنوں کو تباہ و برباد اور ناکام رکھتا ہے قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا

ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتے ہیں

اور فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

کہ مومنوں کی مدد کو ہم نے اپنے اوپر لازم قرار دے رکھا ہے۔

اور پھر فرمایا وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا

کہ تیرا رب راہنمائی اور مدد کیلئے کافی ہے۔

اور پھر فرمایا۔ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اور دشمنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں ہو سکتا۔

پس خدائے ناصر و نصیر کی نصرتوں کے جلوے جو مختلف انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ذریعہ ظاہر ہوتے رہے وہ اس امر کی دلیل ہیں کہ درحقیقت خدا موجود ہے۔

خدا کی نصرت کے اُن جلووں میں سے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئے چند ایک آپ کی خدمت میں بطور نمونہ بیان کرتا ہوں کہ جن سے یہ دعویٰ کہ نصرت الٰہی خدا کی ہستی کا ثبوت ہے واضح ہو جائے گا۔

نوح علیہ السلام کے دور میں نصرت الٰہی کی تجلّی

خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو سب سے پہلے شریعت عطا فرمائی آپ نے اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں مختلف دلائل سے سمجھایا اور دن اور رات قوم کو فریضۂ دعوت الی الحق سرانجام دیا لیکن وہ قوم صداقت آسمانی سے فرار اختیار کرتی رہی بلکہ ندائے آسمانی کو سننے سے انکار کرتی رہی اور تکبر کی راہ اختیار کی یہاں تک ان کی بداعمالیاں خدا کی نگاہ میں اس درجہ بڑھ گئیں کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہو لیکن چونکہ خدا کا رحم اس کے غضب پر حاوی ہے اس لیئے اس نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا۔

"وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا" (ہود ۳۷)

اور ہماری وحی کے مطابق کشتی تیار کر

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب حکم ربانی کشتی بنانے لگے آپ کی قوم کے سردار اور زعماء بڑے بڑے لوگ جب کبھی اس کے پاس سے گذرتے تو ٹھٹھا اور مذاق اڑاتے جسے آپ اور آپکی جماعت برداشت کرتی۔ یہاں تک کہ وہ وقت آگیا جبکہ طوفان اپنے کمال کو پہنچا جب خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کو کہا کہ تو اور تیری جماعت اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اس کشتی کا چلنا خدا کی مدد سے ہوگا وہ کشتی خدا کے فضل سے تلاطم خیز موجوں میں جو پہاڑوں کی مانند تھیں چلتی رہی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس وقت اپنے بیٹے کو پکارا کہ وہ منکرین خدا کا ساتھ نہ دے اور مومنوں کی جماعت میں شامل ہو کر سوار ہو جائے لیکن اس نے صداقت آسمانی سے بے پرواہ ہو کر خدا کے برگزیدہ نبی کو یہ کہا کہ میں اس پہاڑ پر چڑھ کر اپنے تئیں پانی سے بچا لوں گا۔ اور یہ پہاڑ مجھے ڈوبنے سے بچا لے گا۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا آج کوئی چیز خدا کے اس عذاب سے نہیں بچا سکتی بجز اس کے جس پر خدا رحم کرے اور اسی کے رحم نے یہ صورت پیدا کی ہے کہ مدارِ نجات نوح کی کشتی کو قرار دیا ہے

چنانچہ طوفان کی بے پناہ موجیں آئیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ گئیں اور جس کے اندر آپ کا بیٹا ڈوب گیا۔

لیکن وہ کشتی نصرت الٰہی کے تحت جودی پر ٹھہر گئی اور خدا کی طرف سے نوح کو کہا گیا۔

اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ (ہود ۴۸)

اے نوح ہمارا سلام تجھ کو پہنچے اور تیرے ساتھیوں پر خدا کی برکات ہوں۔

گویا کہ تم بڑھو گے پھولو گے اور پھلو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بلائے طوفان سے اس زمانے کے انسان کیلئے کوئی راہِ نجات بجز نصرت الٰہی نہ تھی۔ وہی بچا جس کو خدا نے بچایا اور ہلاک ہو گیا وہ جس نے خدا اور اس کی مدد کا انکار کیا پس نوح کو پہنچنے والی نصرت بتاتی ہے کہ درحقیقت خدا موجود ہے۔

ابراہیمی دور میں خدائی نصرت

ذات باری کے خلاف ابراہیمی دور میں بت پرستوں کی خوب بنی ہوئی تھی۔ گھر گھر مٹی کا بت پوجا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ بھی ایسے ہی گھر کے چشم و چراغ تھے جہاں بتوں کا کاروبار ہوتا تھا۔ لیکن خدا نے آپکو قلب سلیم عطا فرمایا اور آپ ابتدا ہی سے بت پرستی سے متنفر تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رشد و ہدایت سے نوازا آپ نے بت پرستی کے خلاف لوگوں کو سمجھانا شروع کیا خالقِ ارض و سما اور مالکِ کون و مکاں کی ذات کے بارے میں مدلل مناظرات کیے اور منکرین کو لاجواب کر دیا۔ ایک موقع پر آپ نے اپنے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرانے کے کچھ بتوں کو توڑ دیا اور جب آپ سے پوچھ گچھ ہوئی تو آپ نے ان کو شرمندہ کرنے کیلئے انہیں توجہ دلائی کہ یہ بڑا بت موجود ہے یہ اگر بول سکتا ہے تو اس سے کیوں نہیں پوچھتے آخر ان کو اعتراف کرنا پڑا کہ بت نہیں بولتے تب ابراہیم علیہ السلام نے ان کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف توجہ دلائی لیکن اس قوم نے حق کو قبول کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ کہہ کر اکسایا کہ ابراہیمؑ کو جلا دو اور اپنے بتوں کی مدد کرو چنانچہ ظالموں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا اور نادانوں نے خیال کر لیا کہ ابراہیم کے جل مرنے سے ان کے بتوں کی فتح ہو جائے گی لیکن ابراہیم کا خدا آسمان سے اس کی مدد کیلئے اترا اس نے جلانے والی آگ کو کہا۔

كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

(انبیاء)

اے آگ تو میرے برگزیدہ بندے میرے پیارے ابراہیم میرے فرستادے کیلئے ٹھنڈی ہو جا بلکہ سلامتی کا موجب بن

وہ قادر و توانا خدا جس نے آگ سے تحریق کی خاصیت کو کھینچ لیا اور اپنے پیارے کی مدد کی اور فرمایا

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ

ابراہیم کے دشمنوں کو ناکام کر دیا

اگر اس دنیا کا کوئی خدا نہیں تو پھر یہ بتایا جائے کہ کس کی نصرت سے ابراہیم بچا سوائے نصرت الٰہی کے اور کوئی وجہ حفاظت کی نہیں بنتی۔ پس خدا کی یہ نصرت جو ابراہیم کو پہنچی خدا تعالیٰ کے وجود کی ایک بڑی دلیل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں نصرت الٰہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ایسے عجیب و غریب واقعات رونما ہوئے کہ جن سے خدا کی نصرت نمایاں طور پر نظر آتی ہے معمولی غور کرنے والی طبیعت بھی ان واقعات کو دیکھ کر اس کے سوا کوئی اور نتیجہ نکال ہی نہیں سکتی کہ یہ سب کچھ جو ہوا وہ خدا کی مدد کے ساتھ ہوا اور پے بہ پے خدا کی مدد کا ظہور بتاتا ہے کہ دراصل خدا موجود ہے چنانچہ سورۃ القصص میں فرماتا ہے۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

یعنی مومن قوم کے فائدہ کیلئے ہم موسیٰ اور فرعون کی صحیح سوانح تیرے سامنے بیان کرتے ہیں۔

پھر فرمایا فرعون نے اپنے ملک میں بڑی تعلّی سے کام لیا تھا اور اس کے رہنے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ یعنی (DEVIEDE AND RULE) کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی اور ملک کے باشندوں کے ایک گروہ کو کمزور کرنا یعنی کسی کو پسندیدہ شہری قرار دے دیتا تھا۔ اور کسی کو حقیر اور حکومت کی حفاظت سے انہیں خارج قرار دیتا تھا ان کی نرینہ اولاد کو ہلاک کرتا اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا وہ یقیناً زمین میں فساد کر رہا تھا۔

لیکن خدا فرماتا ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جن کو کمزور کیا جا رہا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم ان کو دنیا کا سردار بنا دیں اور ان کو ان انعامات کا وارث بنا دیں جو فرعون اور اس کے چہیتوں کو حاصل تھے اور ہم ان کو فلک میں طاقت بخشیں اور ہم نے یہ فیصلہ بھی کر دیا تھا کہ فرعون اور اس کے ساتھ ہامان کو اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ انجام دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے تھے یعنی یہ خوف کہ ملک کی بعض قومیں طاقتور ہو کر ان کو نقصان نہ پہنچا دیں۔

قرآن کریم کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل بہت کمزور تھے اور فرعون کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے ایسی کمزور قوم کا فرعون جیسے طاقتور اور جابر بادشاہ کے چنگل سے رہائی پانا اور اسی طرح فرعون جیسے طاقتور بادشاہ کو نقصان پہنچانے کا تصور بظاہر ناممکن نظر آتا ہے لیکن ہوا یہ کہ خدا نے اپنے فیصلہ کے مطابق فرعون کی تباہی اور بنی اسرائیل کے غلبہ کی سکیم کو اپنی مسلسل امداد دے کر پایۂ تکمیل کو پہنچایا چنانچہ الٰہی سکیم میں نصرت الٰہی کا پہلا کرشمہ یہ ظہور میں آیا کہ ایک اسرائیلی عورت کے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کیلئے فرعون کی حکومت کے قواعد کے مطابق ہلاکت مقدر تھی کیونکہ وہ اسرائیلی بچوں کو ہلاک کر دیتا تھا۔ لیکن خدا نے اس لڑکے کی ماں پر وحی نازل کی کہ وہ اسے دودھ پلائے اور جب اس راز کے افشاء ہونے کا خطرہ پیدا ہو۔ کہ اسرائیلی عورت کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور وہ جیتا ہے اور لوگ یہ علم پا کر اس کی ہلاکت کیلئے آئیں اور تو اسے دریا میں ڈال دے اور ڈر نہیں نہ ہی غم کر کیونکہ ہم اسے تیری طرف لوٹا کر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے اس میں بشارت تھی کہ لڑکا زندہ رہے گا ..... بڑا ہوگا....

... نیک اور پارسا ہوگا..... اور منصب رسالت پر فائز ہوگا۔ یہ لڑکا ہمارے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے ان کو ان کی ماں نے دریا میں ڈال دیا یہ بچہ ڈوب سکتا تھا لیکن خدا اس کا محافظ و مددگار تھا اس لیے بجائے اس کے کہ یہ لڑکا غرق ہوتا فرعون کے خاندان میں جا پہنچا

نصرتِ الٰہی کا ایک اور کرشمہ

یہ ظاہر ہوا کہ اس بچے کی بابت فرعون کی بیوی نے فرعون سے سفارش کی کہ اسے مارنے سے تو باز آجا یہ ہم کو نفع دے گا۔ یا بہت ذہین نکلا تو ہم بیٹا بنا کر پال لیں گے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اس میں کیا الٰہی راز ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ اس بچے کو مارنے کی بجائے اس کی پرورش کی فکر پیدا ہوئی چنانچہ اس موقع پر نصرتِ الٰہی نے ایک اور کرشمہ اس رنگ میں دکھایا خدا فرماتا ہے

حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

ہم نے اس سے پہلے اس پر دودھ پلانے والیوں کو حرام قرار دیا ہے

اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس وقت کوئی اور دائی میسر نہ آئی اور دوسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے فضل سے دوسری دائیوں کا دودھ پینے سے انکار کر دیا جس پر حضرت موسیٰ کی بہن نے ان کو اطلاع دی کہ میں ایک گھر کا پتہ بتاتی ہوں کہ جس کے افراد اس کو پال لیں گے اور اس کی ہر طرح خیر خواہی کریں گے

خدا فرماتا ہے کہ اس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی مدد کی تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور غم نہ کریں

نصرت الٰہی کا ایک اور کرشمہ یہ ظاہر ہوا کہ جب آپ پختہ جوانی کو پہنچے اور خدا نے آپکو اعلیٰ اخلاق پر قائم کر دیا تو خدا نے آپ کو حکم اور علم عطا کیا اور فرعون اور اس کی قوم کی طرف آپ کو بھیجا۔

آپ نے جب اس کو خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دی اور بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کا مطالبہ کیا تو فرعون نے جو ایک متکبر اور سرکش بادشاہ تھا اس نے صاف صاف کہہ دیا

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ

مجھے اپنے سوا تیرا کوئی معبود معلوم نہیں ہے اور ہامان کو حکم دیا کہ وہ اس کیلئے ایک بلند مینار تیار کرے جس پر چڑھ کر وہ موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکے۔

گویا نہ صرف خدا کا انکار کیا بلکہ اسکا مذاق اڑایا حضرت موسیٰ نے اپنی صداقت کیلئے بار بار خدا کے نشانات پیش کیے اور آنیوالے عذابوں سے ڈرایا لیکن اس نے اور اس کی قوم نے اس انذار کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ یہ خیال کیا کہ ہم کو کون تباہ کر سکتا ہے کون ہے جو ہمارا بال بیکا کر سکے اس نے موسیٰ کو اور اس کی قوم کو حقیر جانا۔ خدا اور اس کے پیغام کو بے معنی سمجھا خدا نے حضرت موسیٰ کو کہا

تو بنی اسرائیل کو میرے حکم کے ماتحت مصر سے باہر کنعان کی طرف لے چل فرعونی اور اس کا لشکر تیرا پیچھا کریں گے لیکن خدا تیری مدد کرے گا۔

چنانچہ اس حکم ربانی کے ماتحت هُوَ النَّاصِر کہتے ہوئے حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر چلے فرعون اور اس کے لشکر نے آپ کا تعاقب کیا اور اپنا حسرت ناک انجام فرعون نے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ لیا۔ یعنی وہ پانی میں غرق ہو گیا۔

اتنے طاقتور اور با اقتدار بادشاہ فرعون اور اس کے لشکر کے مقابلہ میں بنی اسرائیل کی یہ کامیابی خدا کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہ تھی خود فرعون نے ڈوبتے وقت یہ کہا

"میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لایا"

اس الٰہی نصرت کو دیکھ کر جو موسیٰ اور اس کی قوم کو حاصل تھی فرعون جیسے منکرِ خدا بھی یہ کہہ اٹھا کہ خدا ہے۔ لیکن افسوس آج لوگ کہتے ہیں خدا نہیں۔

(باقی)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا ساتواں سالانہ اجتماع

(مرتبہ مکرم قریشی محمد انور صاحب شاہد مبلغ مقیم لیگوس)

(۲)

احمدیہ سنٹرل مسجد زاریہ:۔

احمدیہ سنٹرل مسجد زاریہ نائیجیریا میں جماعت کی اوّلین مساجد میں سے ایک ہے۔ یہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے زمانہ میں بنائی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ میں جماعت کی تعداد میں خاصہ اضافہ ہو چکا ہے اور یہ مسجد اب جماعتی ضروریات کے لئے چھوٹی محسوس ہوتی ہے۔ دوران سال اجتماع کے لئے مسجد سے باہر جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب اس کی جگہ نئی وسیع مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے جس کا سنگ بنیاد مکرم امیر صاحب نے اس اجتماع کے دوران رکھا۔

نئی مسجد کا سنگِ بنیاد:۔

نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے سے قبل محترم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے عطیات پیش کرنے کی تحریک کی۔ اس پر احباب جماعت نے انفرادی طور پر اور اپنے مشنوں (جماعتوں) کی طرف سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عطیات پیش کئے اور اسی وقت خدا کے فضل سے ۱۳۰۰/ نائیرے سے زائد رقم تقدا دا کر دی (جو تقریباً بیس ہزار روپے کے برابر ہے) اس کے علاوہ متعدد جماعتوں نے وعدے کئے۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے مسجد کے احاطہ میں نئی اور وسیع مسجد کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا سنگ بنیاد کے لئے استعمال کی گئی اینٹ پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا مکرم الحاج عزیز صاحب ابوالفتح نے ایک اینٹ رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

ریڈیو اور ٹی وی پر خبر:۔

اس روز ریڈیو ڈوتا سے جماعت کے اس اجتماع اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی خبر نشر کی گئی۔ اس کے علاوہ ٹی۔ وی سے بھی خبر نشر کی گئی۔

اختتامی خطاب اور دعا:۔

مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے ۱۵۰۰ نائیرے کے عطیہ کا اعلان کیا۔ محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں غیر از جماعت دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اگر بانیٔ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں آپ کو ماننے کی توفیق دے۔ آپ نے اگلے سال کے اجتماع کے متعلق اعلان کیا کہ وہ ایبے کوتا میں ہوگا آپ نے دور دور کی جماعتوں سے آنے والے احباب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے اور سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز آپ نے زاریہ کی جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ہے اور کہا کہ ہمیں ان کی ترقی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع پونے گیارہ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

امیر صاحب آف زاریہ سے ملاقات:۔

اسی روز شام کو امیر صاحب آف زاریہ سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب معہ عمائدین جماعت، مبلغین کرام ایک قافلہ کی صورت میں مسجد سے روانہ ہوئے۔ خدام نے وردی پہن کر سکوٹروں پر سوار ہو کر جلوس کی رونق میں مزید اضافہ کیا تھا۔ جب مکرم امیر صاحب وہاں پہنچے تو امیر آف زاریہ نے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اس کے بعد مکرم امیر آف زاریہ نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا کا شکریہ ادا کیا کہ وہ تکلیف کر کے ان سے ملنے کے لئے آئے۔ اس ضمن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا اور جماعت کی ہر آن ترقی پر خوشی کا اظہار کیا۔ امیر زاریہ میں جماعت کی نئی مسجد کی تعمیر کے آغاز پر بھی مبارکباد پیش کی۔

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد نے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اپنی جوابی تقریر میں امیر آف زاریہ کا شکریہ ادا کیا اور اسے جماعت کی مختصر تاریخ اور عقائد سے آگاہ کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ دیگر الٰہی جماعتوں کی طرح مشکلات میں سے گزر کر اور قربانی دے کر اپنے مقصد کی طرف رواں دواں ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر حضرت عثمان بن فودی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ نے امیر آف زاریہ کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ معہ تفسیر۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ Hausa Traced to Arabic اور حالیہ طبع کردہ البم پیش کی۔ جو امیر آف زاریہ نے اور اس کے چیفس نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

آخر میں امیر آف زاریہ نے محترم امیر صاحب سے دعا کے لئے درخواست کی چنانچہ آپ نے وہیں دعا کروائی جس میں سب لوگ شامل ہوئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امیر آف زاریہ کا شمالی علاقہ میں کافی اثر ہے اور موجودہ امیر سے پہلے امیر نے اپنے وقت میں جماعت کی شدید مخالفت کی تھی بلکہ ایک وقت میں نماز جمعہ پر بھی پابندی عائد کر دی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خود جماعت کے لئے بہتر حالات پیدا کر رہا ہے اور جماعت کی ترقی کے لئے اسباب پیدا فرما رہا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کو مزید ترقیات سے ہمکنار فرمائے اور جماعت کو اپنے مزید فضلوں کا مورد بنائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

عزیزم عزیزا احمد کی والدہ اور حسن احمد صاحب کی بیوی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ کمر سے لے کر پاؤں تک شدید درد ہوتی ہے۔ مالی حالت بھی کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو کامل شفا عطا کرے

(نصیر احمد طاہر ہدو ملہی ضلع سیالکوٹ)

(۲) میرے والد محترم منشی فضل دین صاحب جماعت احمدیہ پھیرو چیچی کافی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالسلام کریانہ مرچنٹ کنری سندھ)

(۳) مکرم بابو محمد شفیع صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب ان کو ساتھ ہی آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شریف احمد راجوری کنری ضلع تھرپارکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کی مختصر روداد

۲۶ دسمبر ۱۹۸۱ء پہلے روز کا افتتاحی اجلاس

(۲)

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق عظیم

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضورؐ کا خلق عظیم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا میں نے آج کے مضمون کے لئے [illegible] اس وقت اس غزوہ کی تفصیلات بتانا مقصود نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اس جنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مصائب آئے ان میں سے آپ کا اسوہ مبارک کس طرح سربلند ہو کر نمودار ہوا۔ یہ جنگ کفار نے جنگ احد میں ہزیمت اٹھانے کے بعد اس لئے شروع کی تھی کہ اسلام کی کلی طور پر بیخ کنی کر دی جائے۔ قریش مکہ کے علاوہ عرب کے وہ سبھی قبائل اس جنگ میں کسی نہ کسی طرح شریک ہوئے جو سفاکی اور سخت دلی میں مشہور تھے۔ مسلمانوں کی کفار کے مقابلہ میں نہ صرف تعداد ہی کم تھی بلکہ جنگ کے مکمل اسباب بھی ان کے پاس نہ تھے اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر حفاظت کی غرض سے تین میل لمبی خندق کھودی گئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس غزوہ کے دوران بہت سے اخلاق نبوی کا اظہار ہوا خندق کے کھودنے کیلئے مسلمانوں نے دن اور رات کام کیا۔ فاقہ کی وجہ سے وہ اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ لیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بھی صحابہؓ کے حالات سے مختلف نہیں تھا۔ بلکہ ایک روایت کے مطابق اگر صحابہؓ نے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھ رکھا تھا تو آپؐ نے دو پتھر باندھ رکھے تھے۔ اسکے باوجود آپؐ نہ صرف کام کی نگرانی ہی فرماتے بلکہ جہاں مشکل پیش آتی خود کدال اور پھاوڑا لے کر پہنچ جاتے اور اس مشکل کام کو خود سرانجام دیتے۔ چنانچہ خندق کھودنے کے دوران ایک جگہ ایک سخت چٹان آگئی جس پر کدالیں اور پھاوڑے اثر نہ کر سکے۔ آپؐ کو اطلاع دی گئی تو آپؐ خود وہاں تشریف لے گئے اور اسی چٹان کو اپنے ہاتھ سے توڑا۔ آپؐ کی پہلی ضرب کے نتیجہ میں اس چٹان میں سوراخ ہو گئی۔ دوسری ضرب کے نتیجہ میں وہ چٹان ٹوٹ گئی۔ اور تیسری ضرب کے نتیجہ میں وہ چٹان ریت کے ذروں کی طرح نرم ہو گئی۔ آپؐ نے اطلاع ملنے پر نہ تو اپنی تکلیف اور فاقہ کا بہانہ بنایا اور نہ صحابہؓ کو چٹان چھوڑ کر ایک طرف سے نکل جانے کے لئے کہا۔ اور انتظامیہ کیلئے یہ سبق چھوڑا کہ کسی جماعت یا گروہ کا یہ فرض ہے کہ مشکل کے وقت خود سامنے آجائے اور نہ صرف کام کی نگرانی کرے بلکہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرے۔ دوسروں کے لئے نمونہ پیش کرے نیز ہمیں یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جب کسی کام کا عزم کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمانوں سے اترتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس عسرت و افلاس کی حالت میں جو جنگ احزاب کے موقع پر مسلمانوں پر طاری تھی ان کی تعداد کم تھی تجربہ کار لشکری موجود نہیں تھے۔ اسلحہ میسر نہیں تھا۔ جنگ میں مدد دینے کے اسباب بھی موجود نہیں تھے خود حفاظتی کے لئے خندق کھودی جا رہی تھی مگر اس حالت میں بھی آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ خیبر فتح ہو گیا۔ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ صحابہؓ نے آپؐ کے اس اعلان کی فوراً تصدیق کر دی اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا وہ اثر تھا جو آنحضور نے ان کے قلوب پر فرمایا تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس جنگ کے دوران جب مسلمان تھک کر چور ہو جاتے اور ان پر بیکسی اور کمزوری و ضعف غالب آجاتے تو آپؐ خود دشمن کی نگرانی فرماتے اور کمزوری اور فاقہ کا بالکل احساس نہ فرماتے۔ آپؐ اپنے مورچوں کے کمزور حصوں کو تلاش کرتے اور خود پہرہ دیتے۔ آپؐ مشکلات سے ہرگز نہ گھبراتے بلکہ ایسے بوجھ اٹھاتے جن کے تصور سے ہی باہمت کہلانے والوں کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ آپؐ کو صحابہؓ کا کتنا قدر خیال تھا وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ آپؐ کی فاقہ کی حالت کو دیکھ کر ایک صحابی نے کھانا گھر سے منگوایا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکیلے تناول فرمانا منظور نہ فرمایا۔ آپؐ نے سب موجود صحابہؓ کو بلایا کھانے پر دعا فرمائی جس کی برکت سے اس میں برکت پیدا ہو گئی۔ اور پھر سب صحابہؓ میں اسے تقسیم فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا جنگ کے دوران خندق کو پار کرنے کی کوشش میں ایک کافر سردار نوفل بن عبداللہ کا گھوڑا خندق میں گر گیا۔ کفار نے خیال کیا کہ شاید مسلمان بھی ہماری طرح لاش کا مثلہ کریں اس کی بے حرمتی کریں اس لئے انہوں نے لاش نکالنے کی اجازت طلب کی اور بدلہ میں سو اونٹ پیش کئے۔ اس وقت مسلمانوں کو کھانا کی سخت ضرورت تھی اور یہ سو اونٹ ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو سکتے تھے مگر آپؐ نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا اور فرمایا ہم لاش کے بدلہ میں سو اونٹ لینے کے لئے تیار نہیں تم لاش اٹھا کر لے جاؤ۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کا یہ حال تھا کہ باوجود اس کے کہ کفار کی طرف سے تکالیف شدت اختیار کر گئی تھیں۔ آپؐ نے ان کے لئے بددعا نہیں فرمائی۔ ہاں ایک موقعہ پر جبکہ کفار کے متواتر اور شدید حملوں کی وجہ سے آپؐ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا نہ فرما سکے۔ آپؐ نے چاروں نمازیں اکٹھی ادا کیں۔ اور آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور یہ ناراضگی آپؐ کی ان تکالیف کی وجہ سے نہیں تھی جو کفار کی طرف سے آپؐ برداشت فرما رہے تھے بلکہ اس عشق کی وجہ سے تھی جو آپ کو عبادت الٰہی سے تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر کے آخر میں فرمایا تاریخ کی کتب میں جنگ احزاب کی فتح کے متعدد اسباب لکھے ہیں۔ بعض نے اس کا موجب نعیم بن مسعود کی تدبیر کو قرار دیا ہے مگر میرے نزدیک اس فتح میں کسی انسانی تدبیر اور کوشش کا دخل نہیں تھا۔ بلکہ آپؐ کی متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کے نتیجہ میں دشمن میں پھوٹ پڑی۔ آسمان سے مدد کیلئے فرشتے اترے اور انہوں نے دشمن کو میدان چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

ڈینش وفد کے نمائندہ کی تقریر:۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم عبدالسلام صاحب میڈسن جو ڈنمارک کے نامور محقق اور مفکر ہیں ڈینش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر چکے ہیں سیرت نبوی پر ایک کتاب کے مصنف ہیں۔ ڈینش وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے اسٹیج پر تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپ نے ڈنمارک کی جماعت کے مبلغ اور دیگر افراد کی طرف سے حاضرین جلسہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور دعا کے لئے درخواست کی اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت [illegible] ہفتہ وار میٹنگوں اور مختلف سکولوں کالجوں اور سوسائٹیوں کے اجتماعوں میں صداقت اسلام پیش کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مختلف شہروں میں اسلام کے متعلق لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ مجھے ۱۶ لیکچر دینے کی توفیق ملی مختلف مذاکروں میں شامل ہوئے سیاسی لیڈروں اور مستشرقین کو پیغام حق پہنچایا۔ قرآن کریم کا ڈینش ترجمہ دس ہزار میں شائع کیا گیا۔ اسلام کے متعلق سکولز کے لئے ایک ٹیکسٹ بک تیار کی گئی اور پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔ احمدی لٹریچر ممتاز لوگوں تک پہنچایا گیا۔ احمدیت کے پیغام کا ڈینش زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور اب پریس میں ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ امسال بھی حضور اپنے دورہ کے دوران ڈنمارک تشریف لے گئے۔ آخر میں فرمایا میں آپ کو اس جلسہ کی مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے بھی اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم عبدالسلام صاحب میڈسن کی اس تقریر پر جماعت احمدیہ کے اٹھاسٹویں جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سلطان احمد پیر کوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۹۲

میں غلام حسین صاحب اختر ولد مکرم فضل دین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الیسٹ لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۸۰

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- مکان سکنی واقع 21, Hatherley Road London E-17

مالیتی ۴۲ ہزار پونڈ

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ کے مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے ۳۱۶/ پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- غلام حسین اختر - 21, Hatherley Road London E-17 UK

گواہ شد نمبر ۱ - رشید احمد سیکرٹری تعلیم وتربیت U.K

گواہ شد نمبر ۲ - ناصر احمد 18, Santos Road London SW 18 U.K

مسل نمبر ۲۴۵۹۳

میں R.E Dullah S/o Kartaatmadja Thar date پیشہ Honer Employee عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن جکارتہ ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۸۰

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰/ روپے ماہوار بصورت HONER EMPLOYEE مل رہے ہیں

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- R.E Dullah جکارتہ انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۱ - H.A SUKARDJO جکارتہ انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۲ - R.D ADANG جکارتہ - انڈونیشیا - HAMID

مسل نمبر ۲۴۵۹۴

میں عبدالرحیم سلامی ولد معلم سلامی اوجر پیشہ ڈیزائن ٹیکنیشن عمر ۳۰ سال بیعت جنوری ۱۹۶۹ء ساکن کانو ضلع نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۷-۱۹۸۰ء

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/ سالانہ بصورت ڈیزائن ٹیکنیشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالرحیم سلامی کانو نائیجیریا

گواہ شد نمبر ۱ - S.D. YUSUF کانو نائیجیریا

گواہ شد نمبر ۲ - M.K. ATOLAJI P.O. Box 20 کانو نائیجیریا

بیت الحمد بریڈفورڈ (انگلستان) میں

چودھویں صدی کے اختتام کی مناسبت سے جلسہ کا انعقاد

۹ر نومبر کو چودھویں صدی کے اختتام کی مناسبت سے پارک شائر اور لنکا شائر کی احمدی جماعتوں کا ایک جلسہ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے نئے مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں ۳ ہفتے قبل تمام صدر صاحبان اور احباب جماعت کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ جلسہ میں خطاب کیلئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ آپ نے ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے

جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو صدر جماعت مکرم مشتاق احمد صاحب نے کی مکرم مقبول احمد صاحب نے ترنم سے ایک نظم سنائی۔ جس کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "ظہور امام مہدی" کے موضوع پر ایک بہت مدلل اور موثر تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ کا خطاب اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

آپ کی تقریر پر اجلاس اول کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی اور محترم چوہدری صاحب واپس لنڈن تشریف لے گئے۔

دوسرے اجلاس میں جو خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے "علامات ظہور مہدی" پر بیس منٹ تک تقریر فرمائی مکرم سعید انوار صاحب نے جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات پر تقریر کی۔ اجلاس کے آخر میں خاکسار نے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز کے سلسلہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔

جلسہ میں علاقہ کی احمدی جماعتوں کے پانچ صد احباب کے علاوہ دو درجن غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

جلسہ تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

(محمد انیس الرحمٰن
مبلغ مقیم بریڈفورڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ ۱۹۸۱ء برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں، جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت علی الترتیب کم از کم میٹرک اور بی۔ اے (تمام مضامین) ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۱۵ جنوری ۸۱ء تک ناظر دیوان صدر کمیشن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ
۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ فوٹو سٹیٹ کاپی سند میٹرک
۴۔ سابقہ تجربہ
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۶۔ چال چلن۔ نیز دینی حالت کے متعلق امیر / پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق
۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔ نصاب پہلے بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ پھر شائع کیا جا رہا ہے

امیدواران کو تحریری امتحان دینا ہوگا اور انٹرویو بھی ہوگا۔ امتحان میٹرک سٹینڈرڈ کے مطابق ہوگا۔ جنگہ نکلنے پر تقرری کی صورت میں گریجوایٹ امیدوار کو 230-12-290/45/470 کا گریڈ ملے گا۔ میٹرک امیدوار کا گریڈ 200-10-250/12-394 اور اس کے علاوہ ۳۵ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس امداد گندم۔ امداد موسم سرما اور علاج کی سہولتیں اس کے علاوہ ہیں۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

— (تمغہ جات کی تقسیم بقیہ صفحہ اوّل) —

مکرم صوفی صاحب نے اعلان کیا کہ آج کی تقریب میں چار تمغے تقسیم کئے جائینگے جن میں سے دو طالبات کو حضور آج قبل از دوپہر جلسہ سالانہ خواتین میں تمغے تقسیم فرما چکے ہیں۔ انہوں نے ان طالبات کے نام اور ان کی پوزیشنوں کا اعلان کیا۔ اس کے بعد انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ ان طالبات کے والد محترم ڈاکٹر عبدالسمیع خان صاحب کو سندات عطا کریں۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر صاحب نے سٹیج پر آکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور سندات وصول کیں۔ اس کے بعد مکرم صوفی صاحب نے ذہین طلباء کے ناموں کا اعلان کیا۔ ان میں سے پہلے طالب علم مکرم محمد سعید احمد صاحب ابن میاں شریف احمد صاحب لاہور تھے جنہوں نے بی۔ ایس سی کیمیکل ٹیکنالوجی میں دوم آکر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا۔ اس ذہین طالب علم نے سٹیج پر آکر حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے ان کے گلے میں تمغہ پہنایا۔ اور فرمایا

بارک اللہ لکم

اس کے بعد عزیز مکرم نوید اسلم صاحب ابن میاں شمس الدین اسلم صاحب آف پشاور آئے انہوں نے بی۔ ایس سی ایگریکلچر کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے طلائی تمغہ دوم حاصل کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کے گلے میں تمغہ پہنایا اور فرمایا۔

بارک اللہ لکم

اس طرح سے تمغوں کی تقسیم کی اس تاریخی تقریب کا اختتام ہوا۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ وہ آجکل نواب شاہ میں مقیم ہیں۔ اور علاج جاری ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

المجید پرویز
کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

کرنل ڈاکٹر رمضان انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

— (ایک سٹاف رپورٹر سے) —

پاکستان کے ایک مشہور ریڈیالوجسٹ ڈاکٹر محمد رمضان دل کا دورہ پڑنے سے ذمبابوے میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ ان کی میت جمعہ کی صبح پی۔ آئی۔ اے کی پہلی پرواز کے ذریعہ کراچی سے بذریعہ طیارہ لاہور لائی جائے گی۔

مرحوم گروپ کیپٹن محمد امین اور ڈاکٹر محمد جمیل کے بھائی اور میجر ریٹائرڈ عبدالمالک کے خسر تھے۔ ان کا جنازہ جمعہ کے بعد ڈاکٹر محمد جمیل کی رہائش گاہ ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور سے اٹھایا جائے گا۔

۱۹۳۹ء میں ایم بی بی ایس کا امتحان کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے پاس کرنے کے بعد ڈاکٹر رمضان نے آرمی میں شمولیت کر لی تھی۔

(پاکستان ٹائمز لاہور کالم ۵ مورخہ ۳ یکم جنوری ۱۹۸۱ء)

ڈاکٹر محمد جمیل صاحب نے بذریعہ فون الفضل کو اطلاع دی ہے کہ مرحوم کی وفات ۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کو ہوئی تھی۔ ان کی تدفین لاہور میں ہوگی۔

تبصرہ

چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے؟

اس عنوان سے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب نے ایک چھوٹے سائز کا فولڈر شائع کیا ہے۔

اس میں مختصر اور جامع طور پر چند لفظوں میں حدیث نبوی۔ تیرہ صدیوں کے مجددین کرام کے اسمائے گرامی اور پھر چودھویں صدی کے مجدد کے طور پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کا اعلان دیکر یہ سوال کیا گیا ہے کہ

خدارا سوچئے کہ ۸ نومبر ۱۹۸۰ء کو چودھویں صدی ختم ہو چکی ہے۔ مگر چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے۔

یہ نہایت مفید قیمتی اور کارآمد چیز ہے تبلیغی نقطہ نگاہ سے کارآمد ہے۔ یہ فولڈر نہایت خوبصورت کارڈ پر دلکش کتابت و طباعت سے مزین ہے۔ اور چالیس روپے سینکڑہ کے حساب سے احمد اکیڈمی ربوہ سے مل سکتا ہے۔

پندرھویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ پر آمد اور بخیریت واپسی پر
مشہور دواخانہ کی طرف سے
مبارک باد
درخواست ہے کہ احباب اس ادارے کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں
حکیم عبدالحمید اعوان مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰۱
فون گوجرانوالہ ۷۴۸۴۴ فون ربوہ ۶۳۸ کراچی ۹۲۹/ج طارق روڈ

احبائے اسلام کی عالمگیر مہم
تصویری کارڈ
نمبر ۱ تا ۱۶
عبدالمالک ۱۱۵/۱ علامہ اقبال روڈ لاہور
ربوہ کے بک سیلر سے طلب فرمائیے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷